جنگ

03 جون ، 2019

وزیراعظم سے ٹیکسٹائل صنعتکاروں کی ملاقات، انرجی اور زیروریٹنگ پر اختلافات برقرار، آج پھر مذاکرات

اسلام آباد (مہتاب حیدر / جنگ نیوز) ٹیکسٹائل اور دیگر برآمدی سیکٹرز کیلئے آئندہ بجٹ (2019-20ء) میں زیرو ریٹنگ ختم کرنے کے معاملے پر فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور ٹیکسٹائل کے شعبے سے تعلق رکھنے والے بڑے افراد کے درمیان توانائی کے پیکیج، لیکوئڈٹی کے بحران اور ری فنڈ کے حجم پر اختلافات برقرار ہیں۔ امکان ہے کہ آج دوبارہ اس معاملے پر مذاکرات ہوں گے۔ اتوار کو ہونے والے اجلاس میں ٹیکسٹائل سیکٹر سمیت مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی کاروباری شخصیات نے شرکت کی لیکن زیادہ تر مذاکرات ٹیکسٹائل سیکٹر کیلئے زیرو ریٹنگ اور اس کی ویلیو ایڈڈ چین کے معاملے پر ہوئے۔ پاکستان نے آئی ایم ایف کے ساتھ اتفاق کیا ہے کہ وہ آئندہ بجٹ میں ٹیکسوں کے ذریعے 5550ء ارب روپے جمع کرے گا جبکہ اس سے قبل یہ ہدف 4150ء ارب روپے مقرر کیا گیا تھا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے اضافی 35ء فیصد ٹیکس جمع کرنا پڑے گا جو موجودہ صورتحال (اسٹیٹس کو) میں ممکن نہیں۔ آئی ایم ایف پروگرام کے تحت، حکومت کو لازمی طور پر برآمدات کے پانچ شعبوں بشمول ٹیکسٹائل، گارمنٹس، قالین، سرجیکل اور کھیلوں کے سامان کے شعبوں کیلئے زیرو ریٹنگ ختم کرنا ہے۔ وزیراعظم عمران خان نے زیرو ریٹنگ کے خاتمے کے حوالے سے ڈیڈلاک کے خاتمے کیلئے خصوصی اجلاس منعقد کیا کیونکہ مشیر خزانہ نے ہفتے کے روز لاہور میں ٹیکسٹائل اور بڑے کاروباری لوگوں کو واضح طور پر بتا دیا تھا کہ آئندہ بجٹ میں زیرو ریٹنگ ختم کر دی جائے گی۔ سرکاری ذرائع نے دی نیوز کو بتایا ہے کہ ’’اب وزیراعظم کو اس معاملے پر حتمی فیصلہ کرنا ہے کیونکہ انہوں نے دونوں فریقوں سے اپنے اپنے حقائق پیش کرنے کیلئے کہا ہے۔‘‘ ایف بی آر اور ٹیکسٹائل سیکٹر کے درمیان جاری حالیہ مذاکرات میں شامل رہنے والے ایک سینئر عہدیدار نے اتوار کو دی نیوز کو بتایا کہ ٹیکسٹائل شعبہ 23ء سے 24ء ارب ڈالرز مالیت کا ہے جس میں سے 12ء سے 13ء ارب ڈالرز کی برآمدات ہیں جبکہ 8ء سے 10ء ارب ڈالرز مقامی سطح پر خرچ ہوتے ہیں۔ روپے کے لحاظ سے دیکھیں تو پورا ٹیکسٹائل شعبہ 3.4ء کھرب روپے کا ہے۔ اختلافات یہاں سے شروع ہوتے ہیں کہ ٹیکسٹائل سیکٹر دلیل دیتا ہے کہ مقامی سطح پر اس کی فروخت بہت کم ہے اور زیادہ تر حصہ برآمدات کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ زیرو ریٹنگ ختم کیے جانے کا مقصد یہ ہوگا کہ 17ء فیصد جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی) نافذ کر دیا جائے گا اور یہ صورتحال 700ء ارب روپے کے لیکوئڈٹی بحران پر منتج ہوگی اور ری فنڈ کی رقم بھی پھنس جائے گی۔ تاہم، ایف بی آر کا اندازہ ہے کہ ری فنڈز کی پھنسی ہوئی رقم اور 3.4ء کھرب روپے کے پورے شعبے پر 17ء فیصد جی ایس ٹی زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے فرق کے ساتھ زیادہ سے زیادہ 150ء سے 200ء ارب روپے کے لیکوئڈٹی بحران پر منتج ہوگی۔ اگر ری فنڈ کی پھنسی ہوئی رقم دو ماہ میں کلیئر نہ ہو سکی تو اس کی ذمہ داری فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) پر عائد کی جائے گی۔ ایف بی آر کے ایک سینئر عہدیدار کا کہنا تھا کہ اس معاملے کیلئے بنگلادیشی ماڈل اختیار کیا جا سکتا ہے جہاں برآمدات سے حاصل ہونے والی آمدنی بینکنگ چینلوں سے کلیئر ہوتے ہی برآمد کنندگان کے ری فنڈز فوری طور پر جاری کر دیے جاتے ہیں۔ مرکزی بینک فوری طور پر ری فنڈز جاری کرے گا اور اس محاذ پر میکنزم تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ رابطہ کرنے پر چیئرمین ایف بی آر شبر زیدی نے اتوار کی رات دی نیوز کو بتایا کہ وزیراعظم نے دونوں فریقین سے کہا ہے کہ وہ اپنے اپنے حقائق ان کے روبرو پیش کریں تاکہ اس پر حتمی فیصلہ کیا جا سکے، ہم دوبارہ اجلاس منعقد کریں گے تاکہ کوئی حل تلاش کیا جا سکے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر سے تعلق رکھنے والی ایک بڑی شخصیت نے دی نیوز کو گزشتہ ہفتے بتایا تھا کہ 17ء فیصد جی ایس ٹی کے نفاذ کے بعد کم از کم 700ء ارب روپے کی لیکوئڈٹی کا بحران شعبے پر بوجھ بن جائے گا۔ ان کی رائے تھی کہ انہوں نے یہ جنگ پیپلز پارٹی کی حکومت میں بھی لڑی تھی اور کامیابی حاصل کی تھی جس کے بعد برآمدات 25ء ارب روپے کی حد کو چھونے لگی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ پانچ سال کے دوران ٹیکسٹائل سیکٹر کی مکمل بات نہیں سنی گئی اور یہی وجہ ہے کہ برآمدات منہ کے بل نیچے آ رہی ہیں۔ ایک مرتبہ پھر جب برآمدات آہستہ آہستہ سنبھل رہی ہیں تو حکومت اس کا دم گھونٹنے کے درپے ہے اور اب ہماری رائے پر غور کیے بغیر زیرو ریٹنگ کے خاتمے سے آئندہ مہینوں اور برسوں میں برآمدات مکمل طور پر ختم ہو جائیں گی۔